REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۱۶ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۲ ر

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۱ اخاء ۱۳۳۶ ھش | ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۴۰

ـ اخبار احمدیہ ـ

ربوہ ۱۰ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ
"نقرس کی تکلیف ہے"
احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کو کل سے بخار کی شکایت ہے۔ ٹمپریچر ۱۰۱ ہے۔ نیز گلے میں بھی تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے۔

— حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ کل بھی بہتر رہی۔ اور کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ تاہم اصل امراض ابھی موجود ہیں۔ اور آپ دو منٹ بھی بیٹھ نہیں سکتے۔ اب کروٹ سے لیٹ تو سکتے ہیں۔ مگر پندرہ بیس منٹ سے زیادہ نہیں۔ احباب آپ کی صحت یابی کے لئے التزام سے دعا فرماتے رہیں۔

— مورخہ ۸ اکتوبر کی شام کو فضل عمر ہوسٹل یونین میں مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا نے انڈونیشیا کی جدوجہد آزادی کے مختلف مراحل پر ایک دلچسپ اور پُر از معلومات تقریر کی اس تقریب میں ہوسٹل یونین کے ارکان کے علاوہ محترم پرنسپل صاحب ٹی۔ آئی کالج سپرنٹنڈنٹ صاحب ہوسٹل اور کئی دوسرے احباب بھی شریک ہوئے۔

پہلا امریکی مصنوعی سیارہ اس سال دسمبر میں چھوڑا جائے گا

آئندہ سال مزید سیارے چھوڑنے کا پروگرام۔ پریس کانفرنس میں صدر آئزن ہاور کا اعلان

واشنگٹن ۱۰ اکتوبر۔ صدر آئزن ہاور نے کل اپنی ہفتہ وار پریس کانفرنس میں انکشاف کیا۔ کہ امریکہ اپنا پہلا مصنوعی سیارہ اس سال دسمبر میں چھوڑ دے گا۔ انھوں نے کہا یہ محض تجرباتی سیارہ ہوگا۔ اس کے بعد آئندہ سال مزید سیارے بھی چھوڑے جائیں گے۔ اور پہلا مکمل اور ہر قسم کے ضروری سامان سے لیس سیارہ ۲ مارچ ۱۹۵۸ء کو چھوڑا جائے گا۔ انہوں نے کہا یہ مکمل سیارہ روس کے موجودہ مصنوعی سیارہ سے جو اس نے گزشتہ جمعہ کو چھوڑا ہے فضا کے بالائی طبقات کے متعلق زیادہ قیمتی اور ٹھوس معلومات بہم پہونچائے گا۔ یہ معلومات درجہ حرارت کائناتی شعاعوں کی نوعیت اور فضائی ماحول کے دباؤ سے متعلق ہونگی صدر آئزن ہاور نے مزید کہا میں پہلا کامیاب مصنوعی سیارہ فضا میں چھوڑنے پر روسی سائنسدانوں کو اعلانیہ طور پر مبارکباد دیتا ہوں۔ تاہم یہ واضح کر دینا بھی ضروری ہے کہ امریکہ کی یہ کبھی خواہش نہ تھی اور نہ آئندہ ہوگی۔ کہ مصنوعی سیاروں کی تیاری میں کسی دوسری قوم کے ساتھ مقابلے کی طرح ڈالی جائے یہی وجہ ہے کہ ہم نے مصنوعی سیارے تیار کرنے کے پروگرام کو فوجی منصوبوں سے ہمیشہ علیحدہ رکھا ہے۔

قومی ترقی میں تربیت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے

مجلس خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کا خطاب

ربوہ ۱۰ اکتوبر۔ خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس کا پندرہ روزہ کورس مکمل ہونے پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے کل بعد نماز مغرب ایک الوداعی دعوت کا اہتمام کیا گیا جس میں کلاس کے طلباء اور مجلس مرکزیہ کے مہتمم صاحبان کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے شرکت فرمائی۔ دعوت طعام کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے بیٹھے بیٹھے کلاس کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے قومی ترقی میں تربیت کی اہمیت کو نہائت عمدگی سے واضح فرمایا۔ آپ نے کہا جماعتی ترقی کے لحاظ سے تبلیغ کے ساتھ ساتھ تربیت کا خاص خیال رکھنا نہائت ضروری ہے۔ اور بالخصوص جب جماعت تعداد کے لحاظ سے ترقی کی طرف قدم بڑھانے لگے تو پھر تربیت کی اہمیت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ قوموں کے تنزل کا

(باقی ص ۸ پر)

تربیتی کلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر

ربوہ ۱۰ اکتوبر۔ کل رات ۸ بجے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس سے خطاب کرتے ہوئے قرآن مجید کی روشنی میں علم و عمل کے مختلف پہلوؤں پر احسن اور لطیف پیرائے میں روشنی ڈالی۔ اور طلباء کو اسلامی تعلیمات کے زیر اثر اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

جماعت احمدیہ پاکستان کا گیارہواں سالانہ جلسہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ منعقد ہوگا

تمام جماعت ہائے احمدیہ اور دوسرے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق امسال بھی جماعت احمدیہ پاکستان کا گیارھواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ۔ ربوہ میں منعقد ہوگا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

— لاہور ۱۰ اکتوبر۔ مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ جناب سردار عبدالرشید اور ڈاکٹر خان صاحب کل شام بذریعہ طیارہ کراچی روانہ ہو گئے۔ بعض اور ری پبلکن لیڈر بھی ان کے ہمراہ گئے ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۸ء

اسلام کا اصولِ مساوات

قرآن کریم نے فرستادگانِ حق کو بھی بشر کہہ کر بشر کی شان بڑھا دی ہے۔ اسلام سے پہلے اللہ تعالےٰ کے نبیوں اور پیغمبروں کو لوگوں نے خدا یا خدا کا بیٹا بنا لینا معمولی بات سمجھا ہوا تھا۔ ہندوؤں اور یہودیوں نے اپنے اکثر پیغمبروں کے ساتھ یہی سلوک کیا ہے۔ چنانچہ اس کی مثالیں دینے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے صاف صاف لفظوں میں سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی حکم دیا کہ

قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ

یعنے اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) لوگوں سے کہہ دے کہ میں بھی تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں۔ صرف فرق اتنا ہے کہ میرے پاس اللہ تعالےٰ کی وحی آتی ہے۔ اس فصیح و بلیغ کلام میں یہ امر بھی واضح کیا گیا ہے کہ وحی نبوت بھی بشر ہی کو کی جاتی ہے۔ یعنے بشر کی اتنی ارفع شان ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ کا ارادہ ہو۔ تو وہ اسے اپنے مکالمۂ وحی سے بھی شرفیاب کر سکتا ہے۔

اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلاً ومن الناس

یعنے اللہ تعالےٰ انسانوں اور فرشتوں میں سے اپنے رسول منتخب کرتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس پہلو سے انسان فرشتوں کا ہمسر ہے۔ لیکن ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے یہ بھی فرمایا ہے۔

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم رددناہ اسفل سافلین۔ الا الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات۔

یعنے ہم نے انسان کو بہترین ہیئت میں پیدا کیا۔ پھر اس میں انتہائی پستی میں گرنے کی صلاحیت بھی رکھ دی۔ البتہ جو لوگ ایمان لاتے ہیں۔ اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں۔ وہ اس سے مستثنےٰ ہیں۔

الغرض قرآن کریم نے تمام انسانوں کو ایک ساخت پر بنایا ہے۔ پیدائش کے لحاظ سے تمام انسان یکساں ہیں۔ صرف ان کے بعد کے اعمال ہی ان میں فرق کر دیتے ہیں۔ کوئی تو فرشتوں سے جا ملتا ہے۔ اور کوئی پستی کے فرزند شیطان کا چیلہ بن جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے گویا یہاں انسان کی پستی اور بلندی کا واحد معیار بیان فرما دیا ہے۔ جو لوگ تو ایمان لا کر اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں۔ وہ احسن تقویم کی مثال ہوتے ہیں۔ لیکن جو لوگ پستی کی طرف گرتے چلے جاتے ہیں۔ آخر وہ اسفل سافلین کا نمونہ بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں یہ پیدائشی دقیق حکمت ہی نہیں بیان کی۔ بلکہ صاف صاف الفاظ میں جن کو ہر ذہنی سطح کا انسان بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ فرمایا ہے

ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم

یعنے محض کسی کا دنیاوی نقطۂ نظر سے اعلیٰ خاندان یا اعلیٰ قبیلہ میں پیدا ہو جانا اس کے لئے کوئی شرف کا باعث نہیں ہے یہ قبیلے وغیرہ تو محض اس لئے ہیں۔ کہ ایک دوسرے کی لوگ پہچان کر سکیں۔ ورنہ یہ اختلاف قبائل کوئی خوبی اور شرف نہیں بخشتا۔ حقیقی شرف تو صرف تقوےٰ سے حاصل ہوتا ہے۔ کوئی خواہ کسی خاندان قبیلہ یا قوم سے ہو اگر وہ تقوےٰ اختیار کرتا ہے۔ تو اس کا اکرام بقدر تقوےٰ ہوتا ہے۔ نہ کہ فلاں خاندان فلاں قبیلہ یا فلاں قوم سے ہونا۔

جہاں تک خود اللہ تعالےٰ کی طرف سے شرف کے عطیہ کا تعلق ہے اللہ تعالےٰ نے یہودیوں کے متعلق قرآن کریم میں فرمایا ہے۔

انا فضلنا کم علی العالمین

یعنے ہم نے تم کو دنیا پر فضیلت عطا کی۔ یہ فضیلت یہودیوں کو صرف اس لئے ملی کہ ان میں کثرت سے بندگانِ حق اہلِ تقوےٰ لوگ پیدا ہوتے رہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے استفسار پر صاف صاف جتلا دیا تھا کہ تمہاری ذریت میں سے بھی جو لوگ حق کو چھوڑ دیں گے۔ اور ظلم اختیار کرینگے۔ ہم انہیں اپنی نعمتوں سے محروم کر دیں گے۔

اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ بشر کی فضیلت نیک اعمال کی وجہ سے ہے۔ نہ کہ اس کا کسی خاص قوم یا قبیلہ یا خاندان سے ہونا۔ لیکن یہودیوں اور ہندوؤں نے اس حقیقت کو نظر انداز کر دیا۔ اور یہ سمجھ لیا کہ ہم دوسرے بنی نوع انسان سے فی ذاتہٖ اعلےٰ و ارفع ہیں۔ چنانچہ ان دونوں قوموں نے خصوصاً اور کئی دیگر اقوام نے عموماً دنیا میں نسلی امتیازات کو اپنی ڈھال بنا لیا ہے۔ اور جو لوگ ان خاص ذاتوں میں سے نہ ہوں انہیں نیچ سمجھنے لگے ہیں۔ یہودی اپنے سوا تمام دنیا کے لوگوں کو نیچ سمجھتے ہیں۔ اسی طرح آریہ نسل کے لوگ ہندوستان میں تمام غیر آریہ نسل کے لوگوں کو شودر اور اچھوت سمجھتے ہیں۔ ہندوؤں میں تو یہ مرض اس حد تک پہونچ چکا ہے۔ کہ خود آریہ نسل کے اندر بھی ذات پات پیدا ہو گئی ہے۔ اور منو سمرتی میں جو ہندوؤں کا قانون پیش کیا گیا ہے۔ اس کی بنیاد ہی ذات پات کے امتیاز پر ہے

حقیقت یہ ہے کہ ان آریوں اور یہودیوں کو جو مدتوں کی غلامانہ زندگی کی سزا ملی ہے۔ وہ اسی استکبار اور غرور نسل کی وجہ سے ملی ہے۔۔ ہندوستان کی چار پانچ ہزار سال کی گزشتہ تاریخ کا مطالعہ کیا جائے۔ تو بادی النظر سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ کہ جب کبھی آریوں نے اپنی نسلی فوقیت کی بناء پر دوسری اقوام پر ظلم و ستم کا باب کھولا ہے۔ ہر اس موقعہ پر بیرونی طاقتیں ان پر مسلط ہوتی رہی ہیں۔ اور ہمیشہ انہیں دبا دیا گیا ہے۔ یا ایسی خانہ جنگی ہوئی ہے۔ کہ وہ اپنے ہی زور سے تباہ ہو گئے ہیں۔ جہاں تک تاریخی شواہد مل سکتے ہیں۔ مہابھارت کی جنگ سے لے کر آج تک ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔

آج جبکہ بھارت ایک آزاد ملک بن گیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اونچ جاتی آریہ قوم پھر سو سر والے سانپ کی طرح اپنی گردن بلند کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ چنانچہ بھارت میں مسلمانوں۔ سکھوں اور اچھوتوں کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے اسی طرح جینیوں اور بدھوں کے ساتھ اونچ جاتی ہندو ظلم کر رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بھارت میں چاروں طرف فرقہ وارانہ فسادات برپا ہیں۔ اور فتنے بھارت کے شمال و جنوب اور مشرق و مغرب میں اٹھ رہے ہیں۔۔ ہندو مہاسبھا۔ جن سنگھ وغیرہ جیسی تنظیمیں فروغ پا رہی ہیں۔ خود کانگرس پر آریہ نسل چھائی ہوئی ہے۔ اسی وجہ سے جنوب میں برہمنوں کے خلاف زبردست تحریک رونما ہو رہی ہے کمیونسٹوں نے تو ایک علاقہ میں اپنی حکومت بھی قائم کر لی ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ یہ سب کچھ نسلی امتیازات کے کرشمے ہیں۔ جو بھارت باسیوں کی گھٹی میں پڑے ہوئے ہیں۔ چنانچہ سیکولرزم ایک مضحکہ بن کر رہ گیا ہے اس کا علاج نہ ہوا تو بھارت کا مستقبل قریب سخت خطرہ میں نظر آتا ہے۔ لیکن اس کا واحد علاج اسلام کا اصولِ مساوات ہے۔ جس کی تشریح ہم نے شروع میں کر

دورِ حاضرہ کے متعلق رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو پیشگوئیوں کا عملی ظہور

(از مکرم بشیر احمد صاحب زاہد ہیڈ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں)

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کے مسلمانوں کے متعلق جو پیشگوئیاں بیان فرمائی تھیں ان میں ایک بہت بڑی پیشگوئی یہ بھی تھی کہ فرمایا۔ یاتی علی الناس زمان لم یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ ولم یبقیٰ من القرآن الا رسمہ۔ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ۔ علماءھم شرٌ من تحت ادیم السماء۔ من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود"

(کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۴۳)

کہ مسلمانوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا جب اسلام کا صرف نام رہ جائیگا اور قرآن مجید کے صرف نقش۔ مسجدیں بظاہر آباد ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی۔ علماء بگڑ جائیں گے۔ اور آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔

کتب احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں صحابہ کرام کو یہ گھبرا دینے والی خبر سنائی گئی تھی۔ وہاں ان کو یہ خوش کن بشارت بھی دی گئی تھی" کیف تھلک امۃ انا فی اوّلھا والمسیح فی آخرھا"

(کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۳)

کہ وہ امت کس طرح تباہی و بربادی کے گڑھے میں دھکیلی جاسکتی ہے۔ جس کے اول میں اس کی ہدایت کے لئے میں خود موجود ہوں اور آخر میں اس کی راہنمائی کے لئے مسیح موعود مبعوث ہوگا۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ان ہر دو ارشادات سے واضح ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اس زمانے میں مقدر تھی۔ جب مسلمانوں نے اسلام کو چھوڑ دیا تھا اور قرآن مجید سے رشتہ محبت توڑ لیا تھا اور یہ اس وقت ہی ممکن تھا جب .... مسجدیں ہدایت سے خالی اور علماء روحانیت سے ہی دامن ہو جاتے۔ کیونکہ شریعتِ اسلامیہ میں اگر مسجدیں سرچشمہ ہدایت ہیں جہاں انسانی دل خشوع وخضوع کے پانی سے دھلتے اور لذتِ حضور سے سرشار ہوتے ہیں۔ تو علمائے کرام وہ بزرگان امت ہیں جو" زینتِ محراب ومنبر" اور خادمان قرآن مجید ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ عہد ماضی میں شعائر الٰہی کے دم قدم سے تھی جن میں باقی رعنائی ظاہر ہے کہ جب سرچشمہ ہدایت علماء ہی فتنہ فساد کے مسکن بن جانے تھے تو پھر مسلمانوں کا خدا ہی حافظ تھا۔ اور دراصل یہی وہ دلخراش اور جگر پاش سانحہ تھا جس کے تصور سے بعض صحابہ کرام بھی کپکپا اٹھے تھے اور فی زمانہ بھی خواہانِ امت اب تک نوحہ خوان ہیں کہ اسلام بے یارو مددگار ہے للّٰہ اس کی امداد فرمائیے

جناب مولانا مولوی الیاس محمد صاحب

قرآن مجید سے مسلمانوں کی بے رغبتی کا نقشہ کھینچتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :

" آج ہم بدبخت مسلمان ہیں کہ ہمارے بچے ہوش سنبھالتے ہی شیطانی اسکولوں میں بھرتی کر دئیے جاتے ہیں اور تعلیم قرآن کی برکت سے محروم رکھے جاتے ہیں۔ آج بلا مبالغہ پچاس فیصدی مسلمان ایسے ملیں گے جن کے دامن اس خداوندی تحفہ اور اس نعمت الٰہی سے خالی ملیں گے انا للّٰہ۔ آج ہم بدنصیب مسلمانوں کے گھروں میں ہزاروں واہیات تصویروں۔ گندے ناولوں۔ فضول کتابوں کے لئے جگہ موجود ہے۔ مگر بہت سے گھر قرآن شریف کے ایک نسخہ سے بھی محروم ہیں۔ بدبختی و قرآن فراموشی کی اس سے زیادہ اور کیا دلیل ہوگی کہ ہم میں سے ۹۹ فیصدی مسلمان اپنے پیدا کرنیوالے مالک اللہ تعالیٰ کے کلام کی برکات سے خالی دامن اور اس کے فضائل سے ناواقف ہیں۔" (پیغام حق کراچی جلد ۲ شمارہ ۵ صفحہ ۶)

جناب مولانا مولوی فضل الرحمٰن صاحب

(ٹبل) "اسلام کی حالت زار" خود اسلام کی زبانی یوں بیان فرماتے ہیں :۔

"حال پر جب نظر دوڑاتا ہوں تو یہی دیکھتا ہوں کہ میری جسد روحانی میں ضعف ہے۔ ناتوانی ہے غربت وافلاس ہے۔ اور میں ہوں جو ماحول کی ناقابل برداشت پیدا میں حال کی دوربین سے مستقبل کی بھیانک تصویر دیکھ دیکھ کر پانی ہوا جاتا ہوں۔ اس گھٹا ٹوپ اور پُر کفر فضا میں نہ تو مجھے کوئی یار و مددگار نظر آتا ہے۔ اور نہ ہی سلیقہ شعار غمگسار۔ ہر طرف بیزاری و بیگانگی۔ نفرت و درماندگی کی کالی کالی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں اور میں ہوں جو ایک مظلوم اجنبی کی طرح سسکیاں لے لے کر المدد المدد پکارتا ہوں۔

میں ہر سمت ٹھوکریں کھاتا ہوں اور زبان حال سے اپنی زبوں حالی کا تذکرہ ہر امیر وغریب سے کرتا ہوں۔ لیکن یہ محسوس کرکے صبر کا پیالہ پی لیتا ہوں کہ وہ نابینا ہیں۔ جو میری جاذبیت سے ان کی آنکھیں محروم ہیں۔ یا۔ پہلے درجہ کے بہرے ہیں۔ جو میری آسمان تک پہنچنے والی آہ و فغاں ان کے گوش زد نہیں ہوتی"۔

(پیغام حق کراچی صفحہ ۱۲،۱۳ جلد ۲ شمارہ ۵)

جناب محمد اسعد الواحدی صاحب "پاکستان اور کمیونزم" کے زیر عنوان عامۃ المسلمین کی بے راہروی کا بایں الفاظ تذکرہ کرکے کہ "زمانۂ حال میں پاکستانی عوام کی اکثریت جاہل ہے۔ اور وہ شرعی نقطہ سے برائے نام ہی مسلمان کہے جاسکتے ہیں۔ نوجوان تعلیم یافتہ طبقہ جس پر پاکستان کے سارے مستقبل کا انحصار ہے۔ فرنگی مآب اور مغرب زدہ ہے۔ وہ موجودہ ترقی یافتہ دور میں کبھی بھی مذہب کی ضرورت نہیں سمجھتا ان کے غور وفکر کا محور صرف مادی دنیا ہے عاقبت دوسری دنیا۔ میدان حشر۔ جنت اور دوزخ وغیرہ سب اس کے نزدیک محض خیالی چیزیں ہیں۔ جن کا کہیں وجود نہیں۔ ہمارے نوجوانوں میں ایسے فاسد اور مضرت رساں خیالات جنم لے رہے ہیں۔ جن سے کہ ان کے لامذہب ہونے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں کیا جاسکتا اور یہی لادینی ماحول کمیونزم کے پھیلنے اور پھلنے میں سب سے زیادہ ممد و معاون ثابت ہو رہا ہے بعض خوش عقیدگی ہماری سوسائیٹوں کے اسلامی خدوخال کو زیادہ عرصہ تک برقرار نہیں رکھ سکتی" (پیغام حق ۰ ۰ صفحہ ۱۶)

پھر اس سوال کے جواب میں کہ "آخر ہمارے نوجوانوں کے درمیان اس قسم کا ماحول پیدا کرنے کی ذمہ واری کن لوگوں پر ہے"؟ لکھتے ہیں۔

" بڑے ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے اور اُمید ہے۔ کہ میری اس جسارت اور گستاخی کو معاف کیا جائیگا۔ کہ ہمارے نوجوانوں کو مذہب سے برگشتہ اور دور کرنے کا ذمہ دار خود ہمارے علمائے دین اور مذہبی پیشوا ہیں۔ ان کی تقریریں پند و نصائح اور وعظ میں اب کوئی اثر ہی باقی نہیں رہ گیا۔ صدیوں سے انہوں نے عوام کے جذبات اور خوش عقیدگی سے کھیل کھیل کر اپنا سارا بھرم کھو دیا ہے ہمارے مذہبی راہنماؤں نے دوسرے مذاہب اور ادیان کی نقالی کرتے ہوئے پجاریوں اور پادریوں کی طرح عام مسلمانوں سے الگ اپنا ایک جدا طبقہ اور گروہ پیدا کر لیا ہے۔ اور رفتہ رفتہ عوام سے اپنا رابطہ اور تعلق بالکل ختم کر چکے ہیں"

پھر لکھتے ہیں۔

" ہمارے علمائے دین اور عوام میں اس قدر بُعد پیدا ہو چکا ہے اور ان کی زندگیوں اور طرز معاشرت میں اتنا فرق ہوگیا ہے۔ کہ اب اس وسیع اور زبردست خلیج کو پاٹنا ناممکن سا معلوم ہوتا ہے۔ اور بظاہر ایسا دکھائی دیتا ہے کہ شاید اس قسم کے ماحول کو ختم کرنے میں جو یقیناً ہماری ملت اور معاشرت کے لئے تباہ کن ہے۔ صدیوں تک لگ جائیں گی۔"

(صفحہ ۱۸-۱۹)

پس یہ حقائق و واقعات شاہد ہیں

کہ ۹۹ فی صدی مسلمان اپنے پیدا کرنے والے مالک اللہ تعالیٰ کے کلام کی برکات سے خالی دامن اور اس کے فضائل سے ناواقف ہیں اور تعلیم یافتہ نوجوانوں میں ایسے فاسد اور مضرت رساں خیالات جنم لے رہے ہیں جن سے ان کے لامذہب ہونے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں کیا جا سکتا اور خود علمائے دین اور عوام میں اس قدر بعد پیدا ہو چکا ہے کہ اب اس وسیع خلیج کو پاٹنا تقریباً ناممکن سا معلوم ہوتا ہے۔ اور ہمارا یہ ماحول اس قسم کا بن چکا ہے کہ وہ یقیناً ہماری ملت اور معاشرے کے لئے تباہ کن ہے۔ اور شاید اس کو ختم کرنے کے لئے صدیاں لگ جائیں۔ مگر وہ خدا جو کشتیٔ اسلام کا ناخدا ہے اس نے اسلام کی آسمان تک پہنچنے والی آہ و فغاں کو سنا اور اپنے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے وعدے کے مطابق مسیح موعودؑ کو قادیان میں پیدا کیا۔ جس نے بلند آواز سے پکارا کہ

دیکھو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن
اور پھر پکارا کہ

”ایک بڑی مدت سے دین کو کفر کھا کھا تا رہا اب یقین سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن اس نے اہل دنیا کو بتایا: ”اب اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔“
(فتح اسلام صفحہ ۹)

مگر جب مسلمان اس کی آواز کے شنوا نہ ہوتے تو اس نے حسرت سے آہ کھینچ کر کہا کہ:۔

”ہائے افسوس یہ نہیں سوچتے
کہ یہ دعویٰ بے وقت نہیں۔
اسلام اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر
فریاد کر رہا ہے کہ میں مظلوم ہوں
اور اب وقت ہے کہ آسمان سے
میری مدد ہو۔“
(ضمیمہ اربعین ۳-۴ صفحہ ۸)

حق یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عین اس وقت ظہور فرمائے عالم ہوئے تھے جب اسلام کا صرف نام اور قرآن مجید کے صرف نقش باقی رہ گئے تھے مسجدیں ویران اور علماء بگڑ چکے تھے۔ اور نہ صرف مسلمان بلکہ ان کے دشمن بھی یہ محسوس کر رہے تھے کہ اب اگر ان کی یہی حالت رہی تو وہ تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ مگر وہ خدا جس کے حبیب پاکؐ نے یہ فرمایا تھا۔

”کیف تہلک امۃ انا فی اولہا والمسیح فی آخرہا“
(کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۳)

وہ کب کشتیوں کی ناپاک خواہشوں کو شرمندۂ تعبیر ہونے دیتا تھا جو اس نے عین ضرورت کے وقت مسیح موعودؑ کو بھیجا۔ جن کے اعجاز مسیحائی کا یہ اثر ہے کہ وہی اسلام جس کے متعلق کبھی مسلمان یہ واویلا کرتا تھا کہ

”وہ بیمار یہ قریب مرگ ہے اسلام۔ واویلا مسیحا کو نہیں ہے جس کی امید شفایابی“
(رپورٹ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس ۱۸۹۱ء)

اب اس کا دشمن یہ اعتراف کرتا ہے۔

”مسیحی کلیسیا کو نہ صرف جنوبی افریقہ میں بلکہ ہر جگہ اسلام کے چیلنج کا مقابلہ کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ میرا خیال ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی اس چیلنج کو کافی سنجیدگی کے ساتھ محسوس نہیں کر رہا۔ کیپ ٹاؤن میں مسیحی کلیسیا کو کافروں اور سرکشوں کا اتنا شدید مقابلہ درپیش نہیں۔ جتنا کہ بڑھتی ہوئی اور جارحانہ اقدام کرتی ہوئی مسلم جمعیت کا مقابلہ درپیش ہے۔“
(نوائے وقت ۱۳ دسمبر ۱۹۵۴ء)

پس مبارک ہے وہ جو اس وقت کو شناخت کرے اور اس آسمانی مدد کو قبول کرے۔ تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آئے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔

مختلف مقامات پر مجالس خدام الاحمدیہ کی امدادی مساعی

گوجرانوالہ

۱۔ قائد مجلس نے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے چار گروپ بنائے۔ جنہوں نے سیلاب میں گھرے ہوئے علاقوں میں ۲۰ من غلہ اور چنے تقسیم کئے۔

۲۔ قائد مجلس کی توجہ سے باغبانپورہ کے نشیبی علاقوں میں سے پانی نکالا گیا جس کے لئے افسران بلدیہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔

۳۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک گروپ زیر نگرانی قائد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ حافظ آباد گیا جو کہ چھ افراد پر مشتمل تھا تحصیل حافظ آباد میں جہاں جہاں سیلاب نے تباہی مچا رکھی تھی وہاں خلافت ریلیف پارٹی خدام الاحمدیہ حافظ آباد کے ساتھ مل کر ایک سو پچاس گز کپڑا اور دس من غلہ تقسیم کیا گیا۔ اس کام میں ۹۶ میل سفر بذریعہ لاری اور تقریباً ۱۵ میل سفر پیدل کیا۔ تمام علاقہ کے نقصانات کی رپورٹ مرتب کر کے متعلقہ افسران کو بھجوائی گئی۔ اس سفر میں بعض جگہ تین تین فٹ پانی عبور کرنا پڑا۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ

چک $\frac{170}{10-R}$ ضلع ملتان

ہمارے خدام نے سیلاب کے موقعہ پر بہت مستعدی سے کام کیا۔ جب سدھنائی ہیڈ ورکس کا بند ٹوٹا تو کوشش کر کے سیلاب زدگان کا سامان وغیرہ نکلوایا آدمیوں اور بیلوں بھینسوں کو نکالنے میں بھی بہت مدد کی۔ اور پھر چک $\frac{170}{10-R}$ کو بچانے کی کوشش کی اور بند کو بنانے میں دن رات مصروف رہے۔ ہمارے پریذیڈنٹ بابا الٰہی بخش صاحب اور سیکرٹری مال چوہدری عبد الغنی صاحب اور دیگر انصار بھی اس میں حصہ لیتے رہے۔ انصار۔ خدام کی مساعی کی بدولت قریباً بارہ ہزار روپیہ کی فصلیں بچ گئیں اور چک بھی محفوظ رہا۔ بہت سے لوگوں کی جانیں محفوظ رہیں۔ خدام تین دن اور تین رات متواتر کام کرتے رہے۔

علی محمد
قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک $\frac{170}{10/R}$
ڈاکخانہ خانیوال۔ ضلع ملتان

ملتان چھاؤنی

$\frac{9}{57}$ ۲۸ خدام کی ایک پارٹی کبیر والہ سے بذریعہ ریل عبد الحکیم گئی۔ وہاں اتر کر بذریعہ ریل اور کچھ پیدل چل کر درکھانا پہنچے۔ وہاں تقریباً ۳۰ مریضوں کو دیکھا گیا اور ان کو دوائی دی گئی۔ ایک آدمی کو نقدی کی صورت میں امداد دی گئی۔ یہاں ایک دن قیام کیا۔ اس کے بعد بستی غوث پور کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ جگہ راوی کے کنارے پر ہے۔ اس جگہ ۳۵ مریضوں کو دیکھا گیا اور ہر مریض کو چار پانچ یوم کی دوائی دی گئی۔ علاوہ ازیں ہر گھر میں مرہم اور آنکھوں کی دوائی ڈالنے کے لئے دی گئی۔ اس کے بعد وفد قریباً تین بجے مائی شمالی کی طرف روانہ ہوا۔ یہاں پر تقریباً چالیس مریضوں کو دیکھا گیا اور ہر مریض کو دوائی دی گئی۔ جبر ایک مریض جو بے ہوش ہو گیا تھا کو ہوش میں لانے والی دوائی دی گئی جو خوش قسمتی سے ہمارے پاس موجود تھی۔ اس دوائی سے اس کو ہوش آ گئی اور بعد میں اس کو چار یوم کے لئے دوائی دی گئی۔ اور بیس مختلف مریضوں کو دوائی دی گئی۔

اس کے بعد کچھی والہ سے ہوتے ہوئے موضع تلمبہ میں پہنچ گئے۔ یہاں مختلف مواضعات میں ۳۰ مریضوں کو دیکھا گیا اور دوائی دی گئی۔

پھر موضع تلمبہ سے واپس راوی کے پل پر پہنچے۔ وہاں سے موضع بھٹیا روانہ ہوئے۔ یہاں پر مختلف مواضعات میں ادویات دی گئیں۔ اس طرح عرصہ زیر رپورٹ میں دو سو مریضوں کو دیکھا گیا اور تقریباً ۲۵ میل پیدل سفر کیا گیا

محمد خورشید قائد خدام الاحمدیہ ضلع ملتان

درخواستہائے دعا

احمد علی صاحب سائیکل ڈیلر ربوہ موٹر سائیکل کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہوئے ہیں۔ ان کی ٹانگ میں سخت تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ اور ٹانگ میں کوئی نقص باقی نہ رہے۔ آمین

محمد صدیق۔ جنرل پریذیڈنٹ۔ ربوہ (ص)

(۲) میں عرصہ دو سال سے متواتر بیمار چلا آ رہا ہوں۔ رب علاوہ دل کی تکلیف کے جسم پر ورم ہو گئی ہے اور پیشاب کم آتا ہے۔ میو ہسپتال میں زیر علاج ہوں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین

خاکسار۔ احسان علی ڈرافٹس
۱۷ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

جنگ میں استعمال ہونے والی زہریلی گیسیں

(مکرم پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب ایم۔ ایس۔ سی تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

(قسط چہارم)

زہریلی گیسوں کے استعمال کے طریقے

اب میں اس سوال کو لیتا ہوں۔ کہ زہریلی گیسوں کو دشمن کی صفوں تک پہنچایا کس طرح جاتا ہے۔ اوپر یہ ذکر آچکا ہے۔ کہ جرمنوں نے جب کلورین کا استعمال پہلی مرتبہ کیا تو اس غرض کے لئے انہوں نے چھوٹے چھوٹے سلنڈر استعمال کئے تھے۔ جن کو ایک آدمی ادھر ادھر اٹھا کر لے جا سکتا ہے۔ ہوا کا رخ اور اس کی رفتار کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب فاصلے پر ان سلنڈروں کو کھول دیا جاتا ہے گیس آہستہ آہستہ خارج ہو جاتی ہے۔ اور ہوا کے جھونکے اسے منزل مقصود تک پہنچا دیتے ہیں۔ یہ طریقہ سب سے زیادہ ناقص ہے کیونکہ اس صورت میں کامیابی کا انحصار ہوا کے رخ اور رفتار پر ہے۔ اگر سلنڈر کھلنے کے بعد ہوا کا رخ اچانک بدل جائے۔ تو گیس ضائع جائے گی۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ کبھی اچانک تغیر کے باعث اپنی فوج ہی اس کی زد میں آجائے۔ اس کے علاوہ ہوا کے جھونکے تیز ہو جائیں۔ تو گیس کافی مقدار میں ہوا کے ساتھ شامل نہیں ہو سکے گی۔ اور مطلوبہ اثر پیدا نہیں ہو گا۔ پھر اس طریقے میں نسبتاً زیادہ گیس استعمال کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ ہوا کی آمیزش پر کنٹرول مشکل ہے۔ ہوا میں ملنے کے بعد گیس کی ضروری مقدار میں بہت کمی واقع ہو جاتی ہے۔

دوسرا طریق بموں کے ذریعہ ہے۔ اس طریقے میں ہواؤں کے رخ کا کوئی خاص اثر نہیں پڑتا۔ نیز یہ بم دستی بھی ہو سکتے ہیں۔ اور توپوں یا رائفلوں کے ذریعہ بھی چھوڑے جا سکتے ہیں۔ توپوں کا طریقہ نسبتاً بہتر ہے۔ سب سے اچھا طریقہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ ہے اس صورت میں دشمن کی فوجوں کا جائزہ لینے کے بعد مناسب مقام پر بم گرائے جاتے ہیں۔ فوجوں کے درمیان پھینکنے کے علاوہ خوراک اور اسلحہ کے ذخائر پہ کارخانوں اور فیکٹریوں پہ ریل کے سنٹر اور ریلوں پہ شہروں اور غیر فوجی علاقوں پہ غرض سب جگہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ بمباری ہو سکتی ہے۔ بم پھینکنے کے علاوہ مناسب بلندی سے زہریلی گیسوں کو ٹینکیوں سے Spray بھی کیا جاتا ہے۔ زہریلی گیسیں ہوا سے بھاری ہوتی ہیں۔ اور وہ نیچے بیٹھ جاتی ہیں۔ بلکہ [illegible] رو ؤں کی طرح اونچے مقامات سے نیچے کی طرف پھیلتی چلی جاتی ہیں۔ اور نشیبی علاقوں میں زیادہ مقدار میں جمع ہو جاتی ہیں۔

بچاؤ کی تدابیر

زہریلی گیس کے حملے کے طریقے بیان کرنے کے بعد اب میں اس سوال کو لیتا ہوں۔ کہ ان سے بچاؤ کی کیا تدابیر اختیار کی جاتی ہیں قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے کہ گیس کے حملے کی صورت میں خندقوں یا مورچوں کے ذریعہ بچاؤ کی صورت اختیار نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے ہر سپاہی کو ایسا سامان مہیا کیا جاتا ہے۔ جس کے ذریعہ وہ زہریلی گیسوں کو سونگھنے سے محفوظ رہے۔ اس سامان کو گیس ماسک (Gasmask) کہتے ہیں۔ گیس ماسک کا استعمال خاصا دقت طلب ہوتا ہے۔ اس کے لگانے کے بعد نہ انسان کچھ کھا سکتا ہے۔ نہ پی سکتا ہے۔ نہ ان کو لگا کر آرام کیا جا سکتا ہے۔ بعض گیس ماسک ایسے ہوتے ہیں۔ جن میں ناک کو چمٹی سی لگا کر بند کر دیا جاتا ہے۔ اور صرف منہ سے سانس لینا پڑتا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ بڑا غیر قدرتی طریقہ ہے۔ جس سے بذاتہٖ خود بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ اس وجہ سے گیس ماسک زیادہ دیر نہیں لگایا جا سکتا سپاہی چوبیس گھنٹے تو لڑ نہیں سکتا۔ اسے کچھ وقت کھانے پینے اور آرام کرنے پر بھی گذارنا ہوتا ہے لیکن گیس کے حملے کا خطرہ تو چوبیس گھنٹے رہتا ہے اس لئے ایسے طریقے بھی ہونے چاہئیں۔ جن کے ذریعہ اجتماعی رنگ میں بھی حفاظت ہو سکے۔

انفرادی حفاظت کا طریق

اوپر ذکر آچکا ہے۔ کہ جب ۲۲ اپریل ۱۹۱۵ء کو گیس کا پہلا حملہ ہوا تو انگلستان اور فرانس میں حکومت کی توجہ اس کا فوری حل تلاش کرنے پر مرکوز ہوئی اور دو ہفتوں کے اندر اندر فوج کو گیس ماسک مہیا کرائے گئے۔ یہ گیس ماسک بہت سادہ قسم کے تھے۔ اس میں چوڑے کپڑے کی ایک پٹی ہوتی تھی۔ جو ایک گز لمبی اور آٹھ اِنچ چوڑی تھی۔ اس کے درمیانی حصہ میں روئی کی ایک گدی ہوتی تھی۔ جس کو سوڈیم کاربونیٹ، پانی اور گلیسرین* کی موجودگی کی وجہ سے گدی خشک نہ ہوتی تھی۔ جب گیس کا حملہ ہوتا تھا تو اس [illegible] پٹی کو ناک اور منہ کے اوپر باندھ لیا جاتا تھا۔ ظاہر ہے کہ بچاؤ کا یہ ایک بھدا طریق ہے۔ کیونکہ اس طرح پٹی لپیٹ لینے سے انسان پوری طرح محفوظ نہیں ہوتا۔ اس خامی کو محسوس کرتے ہوئے بہت جلد اس میں ترمیم کی گئی۔ اور پٹی کی بجائے ایسا ٹوپ استعمال کیا جانے لگا۔ جو سارے منہ کو چھپا لیتا تھا دیکھنے کے لئے اس میں دو سوراخ تھے جن میں سیلولائڈ لگا ہوتا تھا۔

اس نئے طریقے کی اس لئے بھی ضرورت پیش آئی۔ کہ کچھ عرصہ تک کلورین گیس استعمال کرنے کے بعد جرمنوں نے اس کو ترک کر دیا۔ اور اشک آور گیس استعمال کرنی شروع کر دی۔ جن کا اثر آنکھوں پہ ہوتا تھا۔ یہ ٹوپ فلالین کا بنا ہوتا تھا۔ جس کو سوڈیم تھایو سلفیٹ دھوبی سوڈا اور گلیسرین کے محلول سے اچھی طرح بھگو لیا جاتا تھا۔ اس کو ہائی پو ہیلمیٹ (Hypo helmet) کہا جاتا ہے۔ قریباً چھ ماہ تک یہ ماسک استعمال ہوتے رہے اسی دوران میں انگریزوں نے یہ پتہ لگا لیا کہ جرمن آئندہ فاسجین گیس استعمال کرنے والے ہیں۔ اس کا علم ہوتے ہی انگریزوں نے گیس ماسک میں اور تبدیلی کی اور اس کو زیادہ بہتر بنا لیا۔

غرض جیسے جیسے حملے کے طریقے میں تبدیلی ہوتی گئی، اور یکے بعد دیگرے نئی نئی گیسیں استعمال ہوتی گئیں۔ اس کے مطابق حفاظتی تدابیر بالخصوص گیس ماسک کے ڈیزائن میں تبدیلی ہوتی گئی۔ اختتام جنگ تک تین سال کے دوران میں صرف انگریزوں نے آٹھ مختلف قسم کے گیس ماسک تیار کئے جن کی مجموعی تعداد پانچ کروڑ سے زائد تھی دوسری اتحادی طاقتوں میں جو گیس ماسک استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں ایک ڈبہ ہوتا ہے۔ جس میں کوئلہ، سوڈا لائم اور پوٹاشیم پرمنگنیٹ کی تہیں ہوتی ہیں۔ یہ ڈبہ سینے کے سامنے یا پہلو میں لگا لیا جاتا ہے۔ اس میں سے گزرنے کے بعد ہوا ایک ربڑ کی نالی کے ذریعہ منہ میں داخل ہوتی ہے سارا چہرہ ایک کنٹوپ کے ذریعہ چھپا لیا جاتا ہے۔ جس میں دیکھنے کے لئے گلاس کی قسم کے دو شیشے لگے ہوتے ہیں۔ یہ گیس ماسک اشک آور اور دوسری کئی بے چینی کرنے والی گیسوں کے لئے تو کامیاب ثابت ہوئے۔ لیکن مسٹرڈ گیس کے حملہ کی صورت میں یہ زیادہ مفید ثابت نہیں ہوئے۔ کیونکہ یہ گیس ربڑ میں سے گزر کر سارے جسم پہ اثر انداز ہوتی ہے۔ اختتام جنگ تک اس گیس سے بچاؤ کی کوئی کامیاب ترکیب دریافت نہیں کی جا سکی۔

* گلیسرین کے محلول میں تر کر لیا جاتا تھا۔

چک ۹۵ ضلع لائلپور میں جلسہ سیرۃ النبی

مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۵۷ء بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ چک ۹۵ گ ب تحصیل و ضلع لائلپور نے جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا۔ صدارت کے فرائض نمبردار چوہدری غلام حسین خاں صاحب نے سرانجام دیئے۔ بعض غیر احمدی دوستوں نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور پھر گاؤں کے ایک غیر احمدی دوست مکرم مولوی نیاز احمد صاحب نے تقریر کی۔ اور ان کے بعد مبلغ جماعت احمدیہ سید احمد علی شاہ صاحب سیالکوٹی مولوی فاضل مربی ضلع لائلپور نے سیرۃ النبی پہ تقریر شروع کی۔ جس میں فضائل اسلام۔ خصوصیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسلام اور دیگر مذاہب کا مقابلہ اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ثبوت پیش کیا۔ یہ تقریر ۱½ گھنٹہ تک جاری رہی ہے۔ تمام غیر احمدی مرد اور غیر احمدی مستورات نے شروع سے آخر تک نہایت دلچسپی سے سنا۔ بلکہ عیسائیوں نے بھی اچھا اثر لیا۔ بالآخر دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ (برکت علی خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۵ گ ب ضلع لائلپور)

اعلان

نظارت تعلیم کی طرف سے تمام جماعتوں کو:

۱۔ پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ کی مطبوعہ کاپی

۲۔ ماہانہ رپورٹ فارم

۳۔ نصاب تعلیم بالغان

۴۔ فارم کوائف قابل تعلیم طلباء بھجوائے جا چکے ہیں۔ اگر کسی جماعت کو ارسال کردہ فارم نہ پہنچے ہوں تو وہ نظارت تعلیم سے حاصل کر سکتی ہے۔ اور جن جماعتوں کو فارم مل چکے ہوں وہ مہربانی فرما کر ماہانہ رپورٹ فارم کے مطابق اپنی کارگذاری کی رپورٹ بھجوائیں۔ (ناظر تعلیم)

درخواست دعا

خاکسار چند پریشانیوں میں مبتلا رہتا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے التجا ہے کہ دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالیٰ ان پریشانیوں سے نجات دے۔ (غلام ربانی منظور آباد ڈاکخانہ [illegible])

بنگلور (بھارت) میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(از مکرم بی۔ ایم عبدالرحیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنگلور)

مورخہ ۲۲/۹/۵۷ بروز اتوار ۴ ½ بجے شام بمقام دارالفضل زیر صدارت جناب عبدالجلیل صاحب فیضی جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت ڈاکٹر محمد امام صاحب نے کی۔ اور نظم بی ایم نثار احمد صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ مکرم ڈاکٹر محمد امام صاحب نے رحمۃ للعالمین کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا رحمۃ للعالمین ہونا ثابت کیا۔ داؤد احمد صاحب ابن بی ایم بشیر احمد صاحب نے انگریزی میں "میں اسلام کو کیوں سچا سمجھتا ہوں" کے موضوع پر تقریر کی۔ عنایت اللہ صاحب نسیم نے حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا۔ بی ایم شاد صاحب نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ نوجوانوں کے لئے" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ اور آخر میں چوہدری مبارک علی صاحب مبلغ انچارج علاقہ میسور بنگلور نے "پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے یہ ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے کیوں نبیوں کا سردار بنایا ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد مردانہ جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ اور مستورات کے جلسے کا پروگرام شروع ہوا۔ خدا کے فضل سے غیر احمدی مستورات کافی تعداد میں جلسہ میں شریک تھیں۔ جلسہ کی ساری کارروائی لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ باہر سنائی گئی۔ بعد ازاں جماعت احمدیہ بنگلور کی طرف سے حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے ہر کام میں برکت ڈالے۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنگلور)

موروسندھ میں دعوت عصرانہ

مورخہ ۲۸/۹/۵۷ کو ۴ ½ بجے شام جماعت احمدیہ موروسندھ کی طرف سے ایک دعوت عصرانہ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں معززین شہر نے شمولیت فرمائی اس موقعہ پر حاضرین کی خواہش پر مکرمی مولوی غلام احمد صاحب، فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نے تقریر کی اور عقائد سلسلہ عالیہ احمدیہ پر روشنی ڈالی۔ آپ نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسیح موعود علیہ السلام کے عشق و محبت کو بھی بیان فرمایا تقریر کے بعد حاضرین نے سوالات بھی کئے۔ جن کا آپ نے تسلی بخش جواب دیا۔ دعوت عصرانہ کے اخراجات مکرمی حاجی قمرالدین صاحب چانڈیا نے ادا کئے۔

سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ موروسندھ

ولادت

عزیز نصیر الدین احمد مبلغ نائیجیریا ابن مکرم ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب آف بورنیو کو اللہ تعالیٰ نے ۲۲ر ستمبر کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین نیک اور والدین کے لئے خوشی اور راحت کا موجب بنائے اور اس کی والدہ کو بھی کامل صحت عطا فرمائے۔ نومولود محترم خانصاحب مولوی فرزند علی خاں صاحب کا پڑپوتا اور عاجز کا نواسہ ہے۔

(خاکسار عبدالمجید خان پٹیالوی ربوہ)

مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب کی وفات

میرے والد بزرگوار حضرت چوہدری اللہ بخش صاحب سابق پروپرائیٹر اللہ بخش سٹیم پریس قادیان حال ۹ اشوک سٹریٹ دیانند روڈ کرشن نگر لاہور چند ماہ بیمار رہ کر مورخہ ۵ و ۶ اکتوبر کی درمیانی شب کو بوقت سوا ایک بجے شب اس دار فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اور بعد نماز عصر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور جنازہ کو کندھا دیا۔ مرحوم مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص میں دفن ہوئے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے والد صاحب مرحوم کی بلندئ درجات کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالمنان پوسٹ بکس نمبر ۲۵ حیدرآباد۔ حال ربوہ)

جماعت ہائے احمدیہ کی توجہ کیلئے

بعض جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کی طرف سے تاحال انتخابات عہدیداران موصول نہیں ہوئے ایسی تمام جماعتیں جن کی طرف سے ابھی تک انتخابات موصول نہیں ہوئے جلد از جلد انتخاب عہدیداران کر کے نظارت ہذا میں رپورٹ کریں۔ کیونکہ ان جماعتوں کے انتخابات پہلے ہی ایک سال سے زائد عرصہ تک لیٹ ہو چکے ہیں۔ امید ہے کہ جماعتیں اس طرف فوری توجہ فرمائیں گی

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

میری والدہ مرحومہ

میری والدہ محترمہ برکت بی بی صاحبہ ۲۳ ستمبر بروز سوموار تقریباً ۷۲ سال کی عمر میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نادر آباد متصل قادیان کی رہنے والی تھیں۔ صحابیہ اور موصیہ تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور تہجد گذار تھیں۔ دعا کرنے کا بہت شوق تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، بزرگان و مبلغین سلسلہ اور درویشان قادیان کے لئے خصوصاً بہت دعائیں کیا کرتی تھیں ماہ رمضان المبارک میں مسجد اقصےٰ میں اکثر اعتکاف بیٹھا کرتی تھیں اور دوسرے تیسرے روز بہشتی مقبرہ میں دعا کیلئے جانا ان کا معمول تھا۔ ہجرت کے بعد کوئٹہ میں بھی اعتکاف بیٹھتی رہیں سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے بڑی توجہ اور باقاعدگی سے دعا کیا کرتی تھیں

مرحومہ کو کوئٹہ میں بطور امانت دفن کیا گیا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے التماس ہے کہ وہ مرحومہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ہمیں اپنی والدہ مرحومہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

مستری لال دین مکان نمبر ۵۳/۱-۳ رامانند سٹریٹ۔ فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ

انڈونیشین مشن کے ایڈریس کی تبدیلی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ انڈونیشیا مشن کا ایڈریس تبدیل ہو گیا ہے۔ آئندہ احباب مندرجہ ذیل ایڈریس پر اس مشن سے خط و کتابت فرمائیں۔

Ahmadiyya Muslim Mission.
DJl. Balikpapan 1/10 Djakarta 1/13,
Indonesia.

(وکیل التبشیر)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

وصیت نمبر ۱۴۶۹۵ میں احمد بی بی بیوہ چوہدری سلطان علی مرحوم قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت بماہ مارچ ۱۹۲۰ء ساکن چک ۶۶/ر ب حال چک کلاں ڈاکخانہ چک ۶۱/ر ب بیریانوالا ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی وزن دو تولے قیمت مبلغ -/۲۲۸ روپے ہے۔ زیور نقرہ کڑیاں وزن بیس تولے قیمت مبلغ -/۴۰ روپے ہے۔ کل میزان -/۲۶۸ روپے ہے میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت مذکورہ جائداد کے علاوہ اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ:- نشان انگوٹھا احمد بی بی بیوہ چوہدری سلطان علی مرحوم

گواہ شد:- بقلم خود منور احمد ساکن چک ۶۶/ر ب حال چک کلاں۔

گواہ شد:- نشان انگوٹھا علی احمد فرزند حقیقی موصیہ مذکور

وصیت نمبر ۱۴۶۹۶ میں بشیراں بیگم عرف چھوٹی بی بی زوجہ فیاض خاں قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن گنگاپور چک ۵۹۱ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان۔ میری جائداد حق مہر مبلغ بتیس ۳۲ روپے ہے۔ زیور طلائی پانچ تولے قیمت مبلغ -/۵۷۰ زیور نقرہ ڈھائی سیر قیمت -/۲۵۰ روپے کل میزان -/۸۵۲ روپے میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:- نشان انگوٹھا بشیراں بیگم عرف چھوٹی بی بی

گواہ شد:- محمد اسحاق خان بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گنگاپور چک ۵۹۱ گ ب ضلع لائلپور۔

گواہ شد:- نذیر احمد سیکرٹری مال بقلم خود چک ۵۹۱ گنگاپور ضلع لائلپور

وصیت نمبر ۱۴۶۹۷ میں حمیدہ بیگم زوجہ خان ضیاء الحق خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن فیض اللہ چک حال کوئٹہ ڈاکخانہ کوئٹہ ضلع کوئٹہ صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۷/۷/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ میری جائداد مندرجہ ذیل ہے۔

(الف) حق مہر مبلغ دو ۲ ہزار روپے ہے جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔

(ب) میرے پاس طلائی زیورات اندازاً ۱۸ تولے ہیں۔ جن کی قیمت اندازاً دو ۲ ہزار روپے ہے تفصیل زیورات مندرجہ ذیل ہے۔ کڑے دو جوڑی۔ چوڑیاں چودہ عدد۔ جھمکی کانٹے ایک جوڑی۔ کانٹے دو جوڑی چھاپ پانچ عدد کینٹھی ایک عدد۔ ڈنڈی ایک عدد

(۲) مندرجہ بالا جائداد جس کی کل قیمت اندازاً چار ہزار روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔

(۳) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اُس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ:- حمیدہ بیگم

گواہ شد:- رفیق الحق خاں امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ

گواہ شد:- ضیاء الحق خاں عفی عنہ خاوند موصیہ کوئٹہ۔

وصیت نمبر ۱۴۶۹۸ میں حکومت بی بی زوجہ عبداللہ خاں صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر باون سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن چک ۸۸ ج ب جسیانہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۷/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد زیور طلائی ایک تولہ مالیتی -/۱۱۴ روپے زیور نقرئی اسّی ۸۰ تولہ مالیتی -/۲۰۳ روپے حق مہر -/۲۳ روپے کل جائداد مالیتی -/۳۴۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی

الامۃ:- نشان انگوٹھا حکومت بی بی زوجہ عبداللہ خاں۔

گواہ شد:- برکت علی بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۸۸ ج ب تحصیل و ضلع لائلپور

۳:- گواہ شد:- عبدالرحمٰن ولد مولا بخش قوم راجپوت ساکن چک ۸۸ ج ب سابق پریذیڈنٹ بقلم خود

نمبر ۱۴۷۰۰ میں عائشہ بی بی بیوہ چراغ دین قوم شیخ عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن گوجرانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع خاص صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۷/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں یہ کہ خاکسارہ کے پاس مبلغ -/۷۰ روپے نقد ہیں۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ یہ کہ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں اور نہ ہی کوئی مہر کی رقم قابل وصول ہے ہاں مبلغ -/۱۰۵ روپے سالانہ میرے بچوں کی طرف سے مجھے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن مذکور کرتی ہوں اور تا زیست سالانہ رقم مذکور داخل خزانہ کرتی رہوں گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ میری وفات کے بعد اگر اور کوئی میری جائداد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ:- نشان انگوٹھا عائشہ بی بی مذکورہ موصیہ

گواہ شد:- شیخ عبدالرحیم احمدی آف موودی کلاتھ ہاؤس ریل بازار گوجرانوالہ

گواہ شد:- غلام مصطفٰے مولوی فاضل ٹھیکیدار بھٹہ گوجرانوالہ۔

نمبر ۱۴۷۰۲ میں نور محمد ولد وزیر علی صاحب قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن چک ۳۷/۲۰۸ حال ربوہ ڈاکخانہ جنڈیانوالہ ضلع میانوالی صوبہ سابق پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۷/۹/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے:-

۱۔ میرا ایک سکونتی مکان پختہ و کچا رقبہ ایک کنال واقعہ محلہ دار الشکر قادیان ہے

۲۔ پندرہ ایکڑ اراضی زرعی واقعہ چک ۳۷/۲۰۸ ڈاکخانہ جنڈیانوالہ تحصیل بھکر ضلع میانوالی ہے۔ جو مجھے گورنمنٹ سے حاصل ہوئی ہے۔ اس اراضی کی قیمت کی اقساط ابھی ادا کرنی شروع نہیں کی گئیں۔ اور نہ ہی ابھی اس کے مالکانہ حقوق حاصل ہوتے ہیں۔

۳۔ بصیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ [illegible]

نقد جمع ہیں۔

میں اپنی موجودہ جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

نوٹ:- ۱۔ چونکہ قادیان والا مکان میرے قبضہ میں نہیں ہے۔ اور نہ ہی میں نے اس کا بدل پاکستان میں لیا ہے۔ لہذا اس کے دستیاب ہونے پر اس کا حصہ موعودہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں گا۔

۲۔ چونکہ اراضی زرعی کے مالکانہ حقوق حاصل نہیں ہوئے۔ لہذا اس زمین سے جو پیداوار ہوگی۔ اس کا ۱/۸ حصہ باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا۔ میں یہاں ربوہ میں اپنے لڑکے بشیر احمد صاحب مالک بشیر جنرل سٹور گول بازار ربوہ کے پاس رہتا ہوں اور کبھی کبھی اپنے چک مذکور میں بھی چلا جاتا ہوں۔

العبد:- نشان انگوٹھا۔ نور محمد ولد وزیر علی صاحب

گواہ شد:- مقبول احمد ذبیح شاہد قائمقام صدر دار الصدر "ج" ربوہ۔

گواہ شد:- مختار احمد ہاشمی چیف انسپکٹر بیت المال ربوہ۔ ضلع جھنگ

امریکہ تنازعہ کشمیر میں پاکستان کے ساتھ ہے

امریکی سفیر لینگلے کا پشاور میں دوٹوک اعلان

پشاور ۱۷ اکتوبر۔ پاکستان میں امریکی سفیر مسٹر جیمز لینگلے نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ تنازعہ کشمیر میں پاکستان کے ساتھ ہے اور یہ مسئلہ خواہ حفاظتی کونسل میں ہو یا اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پیش کیا جائے۔ امریکہ پاکستان کی حمایت کرے گا۔

مسٹر لینگلے نے یہ دوٹوک اعلان کل پشاور کے امریکی مرکز اطلاعات میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران کیا۔ آپ کل سہ پہر اپنی اہلیہ کے ہمراہ راولپنڈی سے پشاور پہنچے تھے۔ آپ یہاں دو روز قیام کریں گے۔ پاکستان میں امریکی فوجی مشاورتی گروپ کے سربراہ میجر جنرل ڈروین بھی امریکی سفیر کے ساتھ ہیں۔ مسٹر لینگلے نے کہا کہ امریکہ کشمیر کے متعلق ہر اس قرارداد کے حق میں ووٹ دے گا جس کا مقصد اس جھگڑے کا منصفانہ اور غیر جانبدارانہ تصفیہ کرانا ہو۔

مسٹر لینگلے نے پاکستان کو ملنے والی امریکی امداد کے مقاصد کی وضاحت کی اور کہا کہ اس کا مقصد پاکستان کے عوام کی امداد کرنا ہے۔ مسٹر لینگلے راولپنڈی اور کیمبل پور میں پاکستان کے فوجی یونٹوں کا معائنہ بھی کر چکے ہیں۔ آپ نے کہا "پاکستان کے فوجی افسروں اور جوانوں کو جارحانہ کارروائی کے مقابلے کے لئے اپنی صلاحیتوں پر جو اعتماد ہے اس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔"

بعد ازاں مرکز اطلاعات میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر لینگلے نے لاہور صنعتی تحقیقات اور ترقیاتی مراکز اور حسن ابدال کے اصلاح اراضی کے منصوبے کا ذکر کیا اور امید ظاہر کی کہ ان دونوں منصوبوں سے جن پر پاکستان اور امریکہ کے تعاون سے عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ پاکستان کو زرعی اور صنعتی ترقی میں حقیقی مدد ملے گی اور حسن ابدال کے منصوبے کی کامیابی سے موجودہ فی ایکڑ پیداوار میں دو سو فیصد اضافہ ہو جائے گا۔

مسٹر لینگلے نے مزید کہا کہ یہ منصوبہ پاکستان کے سب سے بڑے مسئلے یعنی غذائی قلت پر قابو پانے میں زبردست امداد دے گا۔

تربیتی کلاس سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کا ایمان افروز خطاب

(بقیہ صفحہ اول)

بیج ان کے ترقی کے زمانے میں پڑتا ہے اور ان کی ترقی کا بیج کمزوری کے زمانے میں پڑتا ہے۔ پس ہمیں جو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ترقی کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں ابھی سے چوکس ہو جانا چاہیئے اور تبلیغ کے ساتھ ساتھ تربیت کا خاص خیال رکھنا چاہیئے تاکہ ہماری کثرت کسی لحاظ سے بھی ہمیں زیر الزام نہ لائے اور ہم اپنی رفتار ترقی کو برقرار رکھتے ہوئے آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جائیں۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضرت میاں صاحب مدظلہ نے فرمایا اگر ہم ساری دنیا کو احمدی بنا لیں اور ان کی تربیت کا خیال نہ رکھیں تو پھر ان کا احمدی ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ ایسے مسلمان تو آج بھی دنیا میں کروڑوں کروڑ کی تعداد میں موجود ہیں۔ ان حالات میں ہمارے نوجوانوں کے لئے یہ بات اور بھی زیادہ ضروری ہے کہ وہ علم دین سیکھیں اور ایمان کے ساتھ عمل صالح پر کاربند ہوں تا وہ مقصود اصلی حاصل ہو جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں احمدیت کو قائم فرمایا ہے۔

آپ نے طلباء کو خاص طور پر مخاطب کرتے ہوئے فرمایا احمدی ہونے سے انسان صرف دروازے میں داخل ہوتا ہے۔ داخل ہونے کے بعد اصل کام اُن خوبیوں اور اوصاف کو اپنے اندر جذب کرنا ہے جو احمدیت ہمارے اندر پیدا کرنا چاہتی ہے۔ یہ چیز تربیت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی پس آپ لوگ جنہوں نے اس کلاس میں ایک خاص پروگرام کے تحت دینی تربیت حاصل کی ہے واپس جا کر اپنی اپنی جماعت میں لوگوں کی تربیت کریں تا جماعت کے ایک ایک فرد میں سچا ایمان ہلانے والا ایمان اور زندہ ایمان پیدا ہو اور وہ باطنی تحریکات کے ذریعہ از خود اعمال صالحہ بجا لائیں اور پھر ان پر سختی سے قائم رہیں۔

خطاب کے آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی کہ اللہ تعالیٰ ان طلباء کا آنا ان کے لئے اور ان کی جماعتوں (م) کے لئے مبارک کرے اور اسے جماعتی ترقی کا پیش خیمہ بنائے آمین۔

بعد میں مکرم غلام باری صاحب سیف نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے طلباء کلاس کو آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے ان سب کو معانقہ کا شرف عطا فرمایا۔

عام انتخابات سے پہلے صوبائی حکومتیں توڑ دینی چاہئیں

"ری پبلکن پارٹی اور مسلم لیگ دونوں جھوٹے وقار کی خاطر یونٹ کی مخالفت کر رہی ہیں"

سرگودھا ۱۷ اکتوبر۔ وزیر اعظم سہروردی نے رائے ظاہر کی ہے کہ عام انتخابات سے پہلے دونوں صوبائی حکومتیں توڑ دی جانی چاہئیں۔ تاکہ انتخابات پوری طرح آزاد اور غیر جانبدارانہ ہو سکیں۔ آپ نے مزید کہا کہ انتخابات سے قبل آئین میں کوئی بڑی تبدیلی ممکن نہیں۔

وزیر اعظم نے ان خیالات کا اظہار جوہر آباد میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کے دوران کیا۔

آپ نے جوہر آباد میں ایک جلسہ عام سے بھی خطاب کیا۔ اور اس میں یونٹ کی پرزور حمایت کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ ون یونٹ کے مخالف پاکستان کے دشمن اور غدار ہیں۔ آپ نے کہا کہ وحدت مغربی پاکستان کو ختم کرنے سے صوبائی کشمکش اور علاقائی تنازعات شدت اختیار کر جائیں گے۔ جو بالآخر پاکستان کی تباہی پر منتج ہوں گے۔ وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں کہا ری پبلکن پارٹی اور مسلم لیگ دونوں جھوٹے وقار کی خاطر یونٹ کی مخالفت کر رہی ہے۔ دونوں پارٹیوں کے لیڈر جانتے ہیں۔ کہ یونٹ توڑنے سے ملک کو کیا نقصان پہنچے گا۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اب وہ یونٹ کی مخالفت میں قدرے اعتدال سے کام لینے لگے ہیں۔ آپ نے عوام پر زور دیا کہ وہ اپنے لیڈروں کو اس بات کی اجازت نہ دیں کہ وہ اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے ملک کو تباہی کے غار پر پہنچا دیں وزیر اعظم نے کہا "اگر یہ گمراہ لیڈر اب بھی راستہ پر آ جائیں۔ تو ان کی عزت نفس کو کوئی ٹھیس نہیں پہنچے گی۔ بلکہ اس سے ان کے وطن کا فائدہ ہی ہو گا۔"

آپ نے مزید کہا ری پبلکن پارٹی نے یونٹ توڑنے کے متعلق نیشنل عوامی پارٹی سے جو سمجھوتہ کیا تھا وہ سازش اور جنگ اقتدار کا نتیجہ تھا۔ اسلئے یہ سمجھوتہ کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ اور خاص طور پر اس صورت میں کہ اس سے ملک کی تباہی کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس کی قطعاً کوئی اہمیت نہیں ہے۔

وزیر اعظم سہروردی نے آج سہ پہر سرگودھا میں بھی ایک جلسہ عام سے خطاب کیا۔ جو میونسپل کمیٹی کے زیر اہتمام منعقد ہوا تھا وزیر اعظم نے کہا "ری پبلکن اور نیشنل عوامی پارٹی نے یونٹ توڑنے کے متعلق جو سمجھوتہ کیا ہے۔ اس سے عوام میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ لیکن یونٹ ٹوٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ وزیر اعظم کی حیثیت سے میں آئین کا محافظ ہوں۔ اور اس بات کی کبھی اجازت نہیں دونگا کہ کوئی آئین کی خلاف ورزی یا اسے نظر انداز کرنے کی کوشش کرے۔" آپ نے کہا "میں دیکھ رہا ہوں کہ عوام میں سیاسی شعور بڑھ گیا ہے اور اب وہ پارٹیوں کی جنگ اقتدار میں تماشائی بنے رہنے پر آمادہ نہیں"